# تلنگانہ میں گاؤں

## جانم پیٹ کا محل وقوع

جانم پیٹ گاؤں ریاست تلنگانہ میں ہے۔جغرافیائی اعتبار سے یہ سطح مرتفع تلنگانہ میں واقع ہے۔سطح مرتفع میں عام طور پر چھوٹے پہاڑ، پہاڑی سلسلے اور میدانی علاقے بھی پائے جاتے ہیں۔گاؤں سے ملحق کچھ پہاڑ ہیں۔جانم پیٹ گاؤں کی سرحدیں: مشرق میں پولکم پلی، تما پور، کنا کا پور، مغرب میں تھنگی پور، شمال میں گا جولا پیٹا، تاٹی کونڈا اور جنوب میں سنکالا مدی، کامی جی پور گاؤں ہیں۔قومی شاہراہ 44 اس گاؤں سے گزرتی ہے۔یہ ہندوستان کی طویل ترین شاہراہ ہے جو سری نگر (جموں و کشمیر) اور کنیا کماری (تامل ناڈو) کو جوڑتی ہے۔

## اہم پیشے

گاؤں میں تمام ذاتوں اور مذاہب کے لوگ آباد ہوتے ہیں۔وہ مختلف پیشوں کو اپناتے ہیں۔بعض پیشے موروثی ہوتے ہیں یا فنی مہارتوں کے ذریعہ اپنائے گئے پیشے ہوتے ہیں۔

## زراعت

گاؤں کے اکثر لوگ زراعت پر انحصار کرتے ہیں۔90% لوگ زراعت اور اس سے متعلقہ کاموں پر منحصر ہیں۔بعض لوگ جانور چرانے اور دودھ کی پیداوار پر منحصر ہیں۔یہاں چاول، جوار، مونگ پھلی، کپاس اور سرسوں کی کاشت کی جاتی ہے۔تھوڑے سے حصے پر راگی کی کاشت بھی کی جاتی ہے۔گاؤں کے کسان اکثر فصلوں کی کاشت خریف کے موسم میں کرتے ہیں۔اسے بارش کی فصلوں کا موسم بھی کہا جاتا ہے۔بعض فصلوں کی کاشت ربیع کے موسم میں کی جاتی ہے۔اس موسم کو تلنگانہ میں 'یاسنگی' (Yasangi) کہتے ہیں۔زائد فصل کے موسم (گرما کے موسم) میں کوئی کاشت نہیں کی جاتی۔البتہ بعض گاؤں میں جہاں آبپاشی کی سہولت ہوتی ہے مونگ پھلی اور دھان کی کاشت کی جاتی ہے۔

## زمین/مٹی (Land / Soil)

زراعت کے لیے مٹی ایک اہم رول ادا کرتی ہے۔کسی علاقے کی مٹی قسم وہاں کی زمین کی نوعیت پر منحصر ہوتی ہے۔جانم پیٹ میں تمام اقسام کی مٹی نہیں پائی جاتیہے۔مختلف علاقوں میں مختلف قسم کی مٹی ہوتی ہے۔

# ہندوستان کی آب وہوا اور دریائیں

## آب وہوا

کسی علاقے کی آب وہوا وہاں کے انسانی سرگرمیوں میں اہم رول ادا کرتی ہے۔کسی علاقے کی زراعت،صنعت،تجارت اور حمل ونقل تمام اس علاقے کی آب وہوا سے متاثر ہوتے ہیں۔کسی علاقے کی آب وہوا اس علاقے کے جغرافیہ، ہوا کا دباؤ، ہواؤں اور رطوبت وغیرہ پر منحصر ہوتی ہے۔

## ہندوستان کی آب وہوا

ہندوستان میں مختلف مقامات کے درجہ حرارت میں بہت زیادہ فرق پایا جاتا ہے۔وہ عوامل جو آب وہوا پر اثر انداز ہوتے ہیں، آب وہوائی کنٹرول کہلاتے ہیں۔وہ ہیں:1. عرض البلد 2. سمندر سے فاصلہ 3. بلندی 4. پہاڑی سلسلے 5. زمینی ہواؤں کا رخ 6. اوپری ہوائی لہریں (جیٹ اسٹریمس)

## تلنگانہ کی آب وہوا

ریاست تلنگانہ کی آب وہوا ہندوستان کے مماثل ہی ہے۔ریاست تلنگانہ سمندر سے دوری پر واقع ہے اور جغرافیائی اعتبار سے یہ نیم خشک قسم کے آب وہوائی خطہ سے تعلق رکھتی ہے۔لہذا، یہ گرم اور خشک ہوتی ہے۔یہاں کا درجہ حرارت موسم گرما میں زیادہ تر بلند اور موسم سرما میں پست ہوتا ہے۔موسم گرما کا آغاز مارچ کے مہینے میں ہوتا ہے اور مئی کے مہینے میں شدت اختیار کرتے ہوئے اوسط درجہ حرارت 42 درجہ ہوجاتا ہے۔موسم سرما کا آغاز نومبر کے اواخر میں ہوتا ہے اور 22 تا 23 درجہ سیلسیس اوسط درجہ حرارت کے ساتھ فبروری تک جاری رہتا ہے۔تلنگانہ میں بلند ترین درجہ حررات راما گنڈم میں 40 درجہ سیلسیس درج کیا گیا ہے۔اس کی ایک وجہ اس علاقہ میں موجود کوئلہ کی کانیں اور تھرمل توانائی کے پلانٹوں میں کوئلہ کا جلانا ہے۔کم ترین درجہ حرارت ضلع عادل آباد میں درج کیا جاتا ہے۔کیوں کہ، یہ علاقہ نہ صرف بلندی پر واقع ہے بلکہ اس علاقے میں جنگلات کی موجودگی بھی اس کی وجہ ہے۔

## ہندوستانی دریا

نسل انسانی کی تاریخ میں دریا کافی اہمیت کے حامل رہے ہیں۔قدیم زمانوں میں لوگ دریاؤں کے کنارے آباد ہوتے تھے۔ بعد میں وہ بڑے شہروں میں تبدیل ہوگئے ہیں۔اس کے علاوہ آبی گزرگاہوں کا ذریعہ معاش کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دریاؤں کو ہائیڈروتوانائی کی تیاری اور زراعت کے مقاصد کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔نقطہ آغاز کی بنیاد پر ہندوستانی دریاؤں کی دو عظیم بہاؤ کے نظاموں میں درجہ بندی کی گئی ہے۔

1. ہمالیائی دریائی نظام
2. جزیرہ نما ہند کا دریائی نظام

# براعظم اور بحراعظم

زمین کا ارتقاء

سائنس دانوں کا خیال ہے کہ زمین ایک بہت ہی گرم سیارہ تھا۔اور وقت گزرنے کے ساتھ زمین کی صرف اوپری پرت سخت ہوگئی اور مرکزی کرہ ابھی بھی گرم مائع کی شکل میں ہے۔اگر زمین کی اندرونی ساخت ٹھنڈی اور سکڑے گی تو زمین کی اوپری پرت بھی تہہ دار ہوکر اونچے پہاڑ،نشیبی علاقے اور پھر سمندروں کی شکل اختیار کرے گی۔زمین کی فضاء مختلف گیسوں اور آبی بخارات کا مجموعہ ہے۔سازگار فضاء میں زندگی گزارنے کے لیے ایک عرصہ لگا۔

## براعظم

زمین کے بڑے حصے براعظم کہلاتے ہیں۔ان براعظموں کو بحراعظم اور سمندر جدا کرتے ہیں۔زمین کو سات براعظموں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

بحراعظم:بحراوقیانوس،بحرالکاہل،بحرہند،بحرآرکٹ(بحرمنجمد شمالی)،بحرجنوبی(بحرمنجمد جنوبی)

براعظم:ایشیاء،یوروپ،افریقہ،شمالی امریکہ،جنوبی امریکہ،آسٹریلیا اور انتارتیکا

## براعظم ایشیاء:

ایشیاء سب سے بڑا براعظم ہے۔یہ براعظم مشرق میں بحرالکاہل سے لے کر مغرب میں بحرروم تک پھیلا ہوا ہے۔دنیا کے زمینی حصہ میں ایشیاء ایک تہائی حصہ پر مشتمل ہے۔براعظم ایشیاء $10^0$ جنوبی عرض بلد سے لے کر $80^0$ شمالی عرض بلد کے درمیان موجود ہے۔اصل زمینی حصہ شمالی نصف کرہ میں پایا جاتا ہے۔براعظم ایشیاء $25^0$ مشرقی طول البلد سے لے کر $170^0$ مغربی طول البلد تک پھیلا ہوا ہے۔مغرب کی جانب یورال پہاڑ،جنوب میں بحرہند،مشرق میں بحرالکاہل اور شمال میں آرکٹک سمندر سے گھرا ہوا ہے۔

## براعظم

ماہرین جغرافیہ پانی کے بڑے حصہ کو پانچ حصوں میں تقسیم کرتے ہیں جو بحرالکاہل،بحراوقیانوس،بحرہند،بحراٹلانٹک،بحرانتارٹک،کئی بلین سال پہلے یہ منجملہ طور پر ایک ہی بحراعظم تھے جو Panthalasa کہلاتا تھا۔ان تمام بحراعظموں میں سب سے بڑا بحراعظم بحرالکاہل ہے۔

# تلنگانہ کی تاریخ

### اشمکا مہاجنا پدم

مؤرخین کے مطابق ہر جنا پدا کی اپنی ایک انفرادیت خصوصیت، رسم ورواج، تہوار، زبان، نباتات وحیوانات تھے، جو قدیم دور سے مقامی خصوصیات کی وجہ سے مکمل متنوع تھے۔ سلطنتوں کی تشکیل کے بعد جب جنا پدائیں سلطنتیں بن گئیں تب ان جنا پداؤں کے حدود وقتاً فوقتاً بدلتے رہتے تھے۔

بدھ مت کے صحیفہ، انگترا نکایہ کے مطابق، اشمکا جنا پدا گوداوری کا جنوبی علاقہ تھی، جو شوداشا مہاجنا پداؤں میں سے ایک تھی۔ چند صحیفوں میں اشمکا کو اسمکا یا اساکا (پالی زبان) کے نام سے بھی جانا جاتا تھا۔ اس کا پائے تخت، پوٹان تھا جسے چند صحیفوں میں پوٹالی بھی کہا گیا ہے۔ یہ پودھنیا پورم، باہودھنیا پورم یا بودھن کہلاتا تھا۔

### ستواہانہ

موریا سلطنت کے زوال کے بعد ستواہنوں نے جنوبی ہندوستان پر تقریباً 450 سال حکمرانی کی تھی۔ ان کی سلطنت شمال میں مگدھ تک پھیلی ہوئی تھی۔ ستواہنوں کی آمد کے بعد سے تلنگانہ کی تاریخ میں ایک نئے باب کا آغاز ہوا تھا۔ ستواہانہ دکن میں قائم ہونے والی وسیع وعریض سلطنت تھی جس نے طویل عرصہ تک حکمرانی کی تھی۔ ان کی حکمرانی میں سماجی، معاشی اور تہذیبی ترقی ہوئی تھی۔ ستواہانہ موریائی دور میں باجگذار تھے ان کے بعد انہوں نے دکن میں ستواہانہ سلطنت قائم کی تھی۔

ستواہانہ کی تاریخ کا مطالعہ کرنے کے مختلف ذرائع موجود ہیں۔ بالخصوص صحیفوں میں جیسے 'متسیا پرانم'، 'وایو پرانم'، کالی داس کی 'مالوی لگنی مترم'، ہالاس کی 'گاتھا سپتھاشتی' وغیرہ۔ ہمارے پاس ستواہانہ حکمرانوں کے بارے میں قیمتی معلومات موجود ہیں۔

### مذہب

وشنوکندن ویدک مذہب کی پیروی کرتے تھے۔ سری پروتا سوامی ان کا دیوتا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ ان کو حکمرانی 'سری پروتا سوامی کے پدانودھیانم' کی وجہ سے ملی ہے۔ 'سری پروتا' کا لفظ ان کے سکوں پر بھی کندہ ہوتا تھا۔ امراباد منڈل میں سری پروتا پہاڑیوں کے دامن میں اوما مہیشوری مندر موجود ہے۔ یہ سری سیلم کے شمالی دروازہ کے نام سے بھی جانے جاتے ہیں۔ سری سائی ملکر جنا بھی وشنوکندنوں کے دور سے ہی اس نام سے جانے جاتے ہیں۔

# ریاست تلنگانہ۔تحریک وتشکیل

## آزادی کے بعد

آزادی کے وقت ہندوستان میں 550 ریاستیں خودمختار دیسی ریاستیں موجود تھیں۔ جب انگریز ہندوستان چھوڑ کر جانے لگے تو یہ ریاستیں بھی آزاد ہو چکی تھیں۔انہیں یہ اختیار دیا گیا کہ وہ ہندوستان یا پاکستان میں شامل ہونے یا آزاد رہنے کا فیصلہ کریں۔ کچھ ریاستوں نے آزاد رہنے کو ترجیح دی۔ حیدرآباد انہیں میں سے ایک تھا۔ نظام میر عثمان علی خان نے اعلان کیا کہ حیدرآباد ایک آزاد مملکت رہے گی۔

## ریاست حیدرآباد۔ ہندوستان میں انضمام

ریاست حیدرآباد 16 اضلاع میں سے تلنگانہ 8 اضلاع ایسے تھے جہاں تلگو بولنے والوں کی اکثریت تھی۔ 5 اضلاع میں مراٹھی اور 3 اضلاع جہاں کنڑا زبان بولنے والے غالب تھے۔ ہندو آبادی 8 فیصد تھی۔

مسلم آبادی 11 فیصد تھی۔ مابقی عیسائی، جین، سکھ اقلیتیں تھیں۔ اس طرح ریاست حیدرآباد معاشرتی، لسانی اور ثقافتی طور پر ہم آہنگ زندگی گزارنے والوں کی ایک انوکھی مثال ہے۔ ایک طرف عوام نظام کے خلاف تھے اور دوسری طرف قوم ہند حمایتی اور نظام کے رضا کار حامیوں کے خلاف تھے۔ عوام ہندوستان میں شمولیت چاہتے تھے۔ اندرونی خلفشار کو محسوس کرتے ہوئے حکومت ہند نے فوجی ایکشن کے ذریعہ ریاست حیدرآباد کا انڈین یونین میں انضمام عمل میں لایا۔ یہ فوجی ایکشن ''پولیس ایکشن'' بھی کہلاتا ہے۔ اس طرح ریاست حیدرآباد کا 17 ستمبر 1948ء کو ہندوستان میں انضمام عمل میں آیا۔

## پہلے عام انتخابات۔ جمہوری حکومت

25 جنوری 1950ء کو دستور ہند نافذ العمل ہوا۔ اور پہلے عام انتخابات 1952ء میں منعقد کیے گئے۔

## شریفانہ معاہدہ

وزیر اعظم جواہر لال نہرو کی نگرانی میں ریاستی تنظیم نو کمیشن کی رپورٹ کے بعد وشال آندھرا کی تشکیل سے متعلق لوگوں کے شکوک و شبہات کو دور کرنے اور ان کی حفاظت کے لیے دہلی کے حیدرآباد گیسٹ ہاؤز میں 20 فروری 1956ء کو شریفانہ معاہدہ طئے کیا گیا تھا۔ اس معاہدہ پر تلنگانہ کی جانب سے دستخط کرنے والوں میں برگلا رام کرشنا راؤ، مری چنا ریڈی، کے وی رنگا ریڈی، جے وی نرسنگا راؤ شامل تھے جب کہ جانب سے بزاواڑہ گوپال ریڈی، نیلم سنجیوا ریڈی، سردار گوتھو لچھنا، الوری سیتا نارائنا راجو موجود تھے۔ اس شریفانہ معاہدہ کی 14 نکاتی قرارداد تشکیل دی گئی۔